الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> **fatima**

Address :> **GA,USA**

Subject :> **AQAID**

Writer :> محمد عثمان

Serial No :> **10752**

Fatwa No :>

Date :> **1/24/2011**

Email :>

Asalam-u-alaikum,
Respected mufti sahib,
may nay aap ki web site per jadeed masail may perha k insan apnay aza donate nahi ker sakta kioon k ye is ki milkiat nahi.mera sawal ye hay k kia blood donation(khoon ka atya)bhi jaiz nahi or ager jaiz hay to kis bina per.
bara he karam apnay ilm ki roshni may jawab say faiz yab kerein

میں نے آپ کی ویب سائٹ پر جدید مسائل میں پڑھا کہ انسان اپنے اعضاء کو فروخت نہیں کر سکتا کیونکہ یہ اسکی ملکیت نہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ خون کا عطیہ بھی جائز نہیں اور اگر جائز ہے تو کس بناء پر؟

الجواب حامداً ومصلّیاً

خون اگرچہ جزءِ انسانی ہے اور یہ بھی اسکی مملوک نہیں اسکی بھی خرید و فروخت کا وہی حکم ہے جو دیگر اعضاءِ انسانیہ کا ہے، البتہ بوقتِ ضرورت جب کوئی دوسری مؤثر دواء موجود نہ ہو، اور ماہر معالج بھی خون لگانا تجویز کر رہا ہو اور اسکے ذریعہ مریض کی صحت بھی یقینی ہو تو بامرِ مجبوری اسکی گنجائش ہوگی ورنہ نہیں۔

کما فی شرح المجلّة: الضرورات تبیح المحظورات، وهو قوله تعالیٰ "إلا ما اضطررتم إليه" والاضطرار الحاجة الشديدة (إلى قوله) يعني ان الممنوع شرعاً، يباح عند الضرورة اھ (ص ۱/۵۵)۔

وفيه أيضاً: الضرورات تتقدر بقدرها، (ص ۱/۵۶)۔

واللہ أعلم بالصواب

محمد عثمان عفی عنہ

دار الافتاء، جامعہ بنوریہ عالمیہ کراچی ۱۶

۲۱/ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

بندہ سیف الرحمٰن

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۲۳ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

عبد اللہ شوکت

دار الافتاء جامعہ بنوریہ

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ

دار الافتاء ۱۰۷۵۲ ۲۹/۴/۱۴۳۲

4/4/2011

رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ